قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (اٰل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

بدھ 26 مئی 2021ء | 13 شوال 1442ہجری قمری | جلد:3 | شمارہ:124

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

دنیا میں پردہ پوشی آخرت میں پردہ پوشی کی ضمانت

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ قیامت کے دن مومن اپنے ربّ کے بہت قریب لے جایا جائے گا یہاں تک کہ وہ اس کے سایۂ رحمت میں آجائے گا پھر اللہ تعالیٰ اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کروائے گا اور کہے گا کہ کیا تُو فلاں فلاں گناہ جانتا ہے جو تُو نے کیے؟ اس پر بندہ کہے گا۔ ہاں میرے ربّ! میں جانتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ دنیا میں مَیں نے اس گناہ کے متعلق تیری پردہ پوشی کی اور اب قیامت کے دن تمہارا وہ گناہ بخشتا ہوں۔ الغرض اس کو صرف اس کی نیکیوں کا اعمال نامہ دے دیا جائے گا۔

(ریاض الصالحین باب الرجاء حدیث نمبر ۴۳۲)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

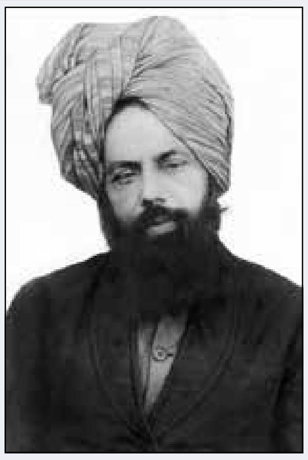

صفت ستّاری اپناؤ

’’اسلام نے جو خدا پیش کیا ہے اور مسلمانوں نے جس خدا کو مانا ہے وہ رحیم، کریم، حلیم ،توّاب اور غفّار ہے۔ جو شخص سچی توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اور اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔لیکن دنیا میں خواہ حقیقی بھائی بھی ہو یا کوئی اور قریبی عزیز اور رشتہ دار ہو وہ جب ایک مرتبہ قصور دیکھ لیتا ہے پھر وہ اس سے خواہ باز بھی آ جاوے مگر اسے عیبی ہی سمجھتا ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ کیسا کریم ہے کہ انسان ہزاروں عیب کر کے بھی رجوع کرتا ہے تو بخش دیتا ہے۔ دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں ہے بجز پیغمبروں کے (جو خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگے جاتے ہیں) جو چشم پوشی سے اس قدر کام لے۔ بلکہ عام طور پر تو یہ حالت ہے جو سعدی نے کہا ہے ’’خدا داند و بپوشد و ہمسایہ نداند و بخروشد‘‘

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 178۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ انگلستان)

(ترجمہ: خدا تعالیٰ تو جانتے ہوئے بھی پردہ پوشی کرتا ہے لیکن ہمسایہ تھوڑا سا علم ہو جائے تو اس کمزوری کی مشہوری کرنے لگ جاتا ہے)۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سعدی کے شعر کے مصرعہ کا جو یہ حوالہ دیا ہے اس کی تشریح ایک جگہ اس طرح بھی فرمائی ہے کہ

’’خدا تعالیٰ کی ستّاری ایسی ہے کہ وہ انسان کے گناہ اور خطاؤں کو دیکھتا ہے لیکن اپنی اس صفت کے باعث اس کی غلط کاریوں کو اس وقت تک جب تک کہ وہ اعتدال کی حد سے نہ گزر جاوے ڈھانپتا ہے۔ لیکن انسان کسی دوسرے کی غلطی دیکھتا بھی نہیں اور شور مچاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 299-300۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ انگلستان)

ارشاد باری تعالیٰ

وَالَّذِیۡنَ آمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُکَفِّرَنَّ عَنۡہُمۡ سَیِّاٰتِہِمۡ وَلَنَجۡزِیَنَّہُمۡ اَحۡسَنَ الَّذِیۡ کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ

(العنکبوت: 8)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ہم لازماً ان کی بدیاں ان سے دور کر دیں گے اور ضرور انہیں ان کے بہترین اعمال کے مطابق جزا دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے۔

فرمان خلیفہ وقت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پس یہ بڑا سخت انذار ہے۔خوف کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے ہمیشہ دوسروں کے عیب دیکھنے کی بجائے اپنے پر نظر رکھنی چاہئے۔ تبھی ہم اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل کو جذب کر سکتے ہیں۔ لوگ کہہ دیتے ہیں کہ اگر ہم کسی میں برائی دیکھ کر ظاہر نہیں کریں گے تو اصلاح کس طرح ہو گی۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر کسی کی کوئی برائی نظام جماعت کو نقصان پہنچانے کا ذریعہ بن رہی ہے یا معاشرے کے ایک طبقہ کو بھی اپنی لپیٹ میں لے کر خراب کر رہی ہے تو پھر اصلاح کے لئے جو لوگ مقرر ہیں، امیر جماعت ہے، جماعت کے اندر صدر جماعت ہے، ان تک بات پہنچا دیں یا مجھے لکھ دیں تا کہ اصلاح کی طرف توجہ ہو۔ اللہ تعالیٰ بھی نہیں چاہتا کہ اس کی بنائی ہوئی جماعت کا نظام خراب ہو۔ وہ نہیں چاہتا کہ ایک انفرادی برائی معاشرے کی عام برائی بن جائے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے ننگ ظاہر کر دیتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ’’جو اس بات پر قائم رہتے ہیں اور ضد کرتے ہیں کہ جو گناہ انہوں نے کیا ہے یا غلطیاں کی ہیں ان کو پھیلانا ہے اور ظاہر بھی کرنا ہے یا کرتے چلے جانا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ انسان کے گناہوں اور خطاؤں کو اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے لیکن اپنی صفت کے باعث خطا کاریوں کو اس وقت تک جبتک کہ اعتدال کی حد سے نہ گزر جائے ڈھانپتا ہے۔ پس جب انسان خود ہی اپنے آپ کو ظاہر کر دے اور اعتدال کی حدوں سے باہر نکلنے لگے تو پھر اللہ تعالیٰ کی پکڑ کی صفت بھی کام کرتی ہے۔ اور پھر اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اس دنیا میں بھی پکڑتا ہے اور اگلے جہان کی بھی سزا ہے۔

لیکن کسی کی برائی دیکھ کر اس کی تشہیر کرنا اس کو پھیلانا بہرحال منع ہے کیونکہ اس سے برائیاں بجائے ختم ہونے کے پھیلتی ہیں۔ اس بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تُو لوگوں کی کمزوریوں کے پیچھے پڑے گا تو انہیں بگاڑ دے گا۔ (سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی التجسس حدیث 4888)

کمزوریوں کے پیچھے پڑنے کا مطلب یہ ہے کہ

بقیہ صفحہ 5 پر

اس شمارہ میں

- نماز (منظوم)
- روحانی میک اپ
- آؤ اُردو سیکھیں
- ادراک

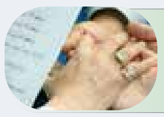

دربارِ خلافت

”میں ایسے شخص کو جس کو خدا تعالیٰ خلیفہ ثالث بنائے ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لا کر کھڑا ہو جائے گا تو اگر دنیا کی حکومتیں بھی اس سے ٹکر لیں گی وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں گی“ (حضرت مصلح موعودؓ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

پھر آپؓ (حضرت مصلح موعود۔ ناقل) فرماتے ہیں کہ:

”میں ایسے شخص کو جس کو خدا تعالیٰ خلیفہ ثالث بنائے ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لا کر کھڑا ہو جائے گا تو اگر دنیا کی حکومتیں بھی اس سے ٹکر لیں گی وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں گی“۔ (خلافت حقہ اسلامیہ صفحہ ۱۸)

چنانچہ ہم نے دیکھا کہ جس بھی حکومت نے ٹکّر لی اس کے اپنے ٹکڑے ہو گئے۔ اور پھر خلافت رابعہ میں بھی یہی نظارے ہمیں نظر آئے۔

ایک اور جگہ حضرت خلیفہ ثانیؓ نے چھٹی ساتویں خلافت تک کا بھی ذکر کیا ہوا ہے۔ تفصیل تو میں آگے بتاتا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں کہ یہ سب لوگ مل کر جو فیصلہ کریں گے وہ تمام جماعت کے لئے قبول ہو گا۔ یعنی انتخاب خلافت کمیٹی کے بارے میں۔ اور جماعت میں سے جو شخص اس کی مخالفت کرے گا وہ باغی ہو گا اور جب بھی انتخاب خلافت کا وقت آئے اور مقررہ طریق کے مطابق جو بھی خلیفہ چنا جائے میں اس کو ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر اس قانون کے ماتحت وہ چنا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہو گا، اور جو بھی اس کے مقابل میں کھڑا ہو گا، وہ بڑا ہو یا چھوٹا ذلیل کیا جائے گا اور تباہ کیا جائے گا۔

پھر آپؓ فرماتے ہیں کہ خلافت کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جس وقت خلیفہ کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اس وقت سب سکیموں، سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفہ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔ جب تک یہ روح جماعت میں پیدا نہ ہو اس وقت تک سب خطبات رائیگاں، تمام سکیمیں باطل اور تمام تدبیریں ناکام ہیں۔ (خطبہ جمعہ ۲۴؍ جنوری ۱۹۳۶ء مندرجہ الفضل ۳۱؍ جنوری ۱۹۳۶ء)

پھر خلافت ثالثہ کا دور آیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی وفات کے بعد پھر اندرونی اور بیرونی دشمن تیز ہوا۔ لیکن کیا ہوا؟ کیا جماعت میں کوئی کمی ہوئی؟ نہیں، بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق پہلے سے بڑھ کر ترقیات کے دروازے کھولے۔ مشنوں میں مزید توسیع ہوئی۔ افریقہ میں بھی، یورپ میں بھی اور پھر افریقہ کے دورے کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے نصرت جہاں سکیم کا اجراء فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق، ایک رؤیا کے مطابق۔ ہسپتال کھولے گئے۔ سکول کھولے گئے، ہسپتالوں میں اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں مریض شفا پا چکے ہیں۔ گورنمنٹ کے بڑے بڑے ہسپتالوں کو چھوڑ کر ہمارے چھوٹے چھوٹے دور دراز کے دیہاتی ہسپتالوں میں لوگ اپنا علاج کرانے آتے ہیں۔ بلکہ سرکاری افسران بھی اس طرف آتے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ ہمارے ہسپتالوں میں جو واقفین زندگی ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں وہ ایک جذبے کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ اور ان کے پیچھے خلیفہ وقت کی دعاؤں کا بھی حصہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے خلیفہ کی لاج رکھنے کے لئے ان دعاؤں کو سنتا ہے اور جہاں بھی کوئی کارکن اس جذبے سے کام کر رہا ہو کہ میں دین کی خدمت کر رہا ہوں اور میرے پیچھے خلیفہ وقت کی دعائیں ہیں تو اللہ تعالیٰ بھی اس میں بے انتہا برکت ڈالتا ہے۔ پھر سکولوں میں ہزاروں لاکھوں طلباء اب تک پڑھ چکے ہیں بڑی بڑی پوسٹ پر قائم ہیں۔ ہمارے گھانا کے ڈپٹی منسٹر آف انرجی جو ہیں انہوں نے احمدیہ سکول میں شروع میں کچھ سال تعلیم حاصل کی۔ پھر ایک سکول سے دوسرے سکول میں چلے گئے وہ بھی احمدیہ سکول ہی تھا۔ اور آج ان کو اللہ تعالیٰ نے بڑا رتبہ دیا ہوا ہے۔ اسی طرح اور بہت سارے لوگ ہیں۔ افریقن ملکوں میں جائیں تو دیکھ کر پتہ لگتا ہے۔ یہ سب جو فیض ہیں اس وجہ سے ہیں کہ ڈاکٹر ہوں یا ٹیچر، ایک جذبے کے تحت کام کر رہے ہیں اور یہ سوچ ان کے پیچھے ہوتی ہے کہ ہم جو بھی کام کر رہے ہیں ایک تو ہم نے دعا کرنی ہے، خود اللہ تعالیٰ سے فضل مانگنا ہے اور پھر خلیفۃ المسیح کو لکھتے چلے جانا ہے تاکہ ان کی دعاؤں سے بھی ہم حصہ پاتے رہیں۔ اور یہ جو افریقن ممالک میں ہمارے سکول اور کالج ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ کا بھی ذریعہ بنے ہوئے ہیں۔

کل ہی سیرالیون کی رہنے والی خاتون بچوں کے ساتھ مجھے ملنے آئیں۔ وہ کہتی ہیں کہ ہمارے ہاں تو خاندان میں اسلام کا پتہ ہی کچھ نہیں تھا۔ احمدیہ سکول میں میں نے تعلیم حاصل کی اور وہیں سے مجھے احمدیت کا پتہ لگا اور بڑے اخلاص اور وفا کا اظہار کر رہی تھیں۔ وہ بڑی مخلص احمدی خاتون ہیں۔ اسی طرح اور بہت سے ہزاروں، لاکھوں کی تعداد میں لوگ ہیں جو ہمارے ان سکولوں سے تعلیم حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں شامل ہوئے اور اس کی برکات سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ پھر خلافت ثالثہ میں ہی آپ دیکھ لیں، 74ء کا فساد ہوا اس وقت ان کا خیال تھا کہ اب تو احمدیت ختم ہوئی کہ ہوئی، ایک قانون پاس کر دیا کہ ہم ان کو غیر مسلم قرار دے دیں گے تو پتہ نہیں کیا ہو جائے گا۔

بقیہ صفحہ 7 پر

نماز

اللہ کیا عجیب یہ نعمت نماز ہے
دنیا و دین میں باعثِ راحت نماز ہے

حکمِ خدا یہ ہے کہ پڑھو مل کے پانچ وقت
افضل عبادتوں میں عبادت نماز ہے

پھر یہ بھی حکم ہے کہ جماعت کے ساتھ ہو
اس طرح اور جاذبِ رحمت نماز ہو

بہر نمازِ جمعہ یہ ہو اہتمامِ خاص
سب جان لیں کہ وجہِ مسرّت نماز ہے

لازم ہے ذوق و شوق برائے نمازِ عید
یہ مومنوں کی مظہرِ شوکت نماز ہے

جو ظلمتِ گناہ کو آنے نہ دے قریب
وہ نورِ حق ، وہ شمعِ ہدایت نماز ہے

بیمار کو مزہ نہیں ملتا طعام کا
دل صاف ہو تو موجبِ لذت نماز ہے

پھیلا ہوا ہے اس کا اثر دو جہان میں
جس کو نہیں زوال وہ دولت نماز ہے

اس کے سوا اب اور ذریعہ کوئی نہیں
قُربِ خدا کی ایک ہی صورت نماز ہے

کافی ہے بہر امت عاصی بس اتنی بات
تسکینِ قلب شافعِ امت نماز ہے

صحت ہو یا مرض ہو حضر ہو کہ ہو سفر
مومن کی روح کے لئے فرحت نماز ہے

لازم ہے یہ ادا ہو خشوع و خضوع سے
بے شبہ اِک وسیلۂ جنت نماز ہے

جرم و سزا سے ہم کو بچاتی ہے روز و شب
فضلِ خدا سے دافعِ زحمت نماز ہے

ظاہر ہے اس سے دوستو رُتبہ نماز کا
آرامِ جانِ ختمِ رسالت نماز ہے

حضرت حافظ سید مختار احمد مختار شاہجہانپوریؓ

(حیات حضرت مختار صفحہ 306-307)

اداریہ

روحانی میک اپ

ہماری ایک مستقل قاری، شاعرہ، مضمون نگار اور مصنفہ و ادیب مکرمہ امتہ الباری ناصر نے امریکہ سے ”میک اپ“ عنوان پر ایک مختصر سا مضمون بغرض اشاعت ارسال فرمایا ہے۔جس میں آپ نے عورتوں اور بچیوں کو اپنی عمر کے اعتبار سے چہرے کا میک اپ اور سنگھار کے حوالہ سے بہت عمدہ گفتگو کی ہے۔ اور اسلامی تعلیم کے مطابق چہرے کے حجاب کو بیان کیا ہے۔ اور مضمون کے آخر پر انسان کے اندرونے کے روحانی میک اپ کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔موصوفہ نے اس مضمون کو عورتوں تک محدود رکھا ہے۔

خاکسار نے جب اس مضمون کا تفصیل سے بغور مطالعہ کیا تو مجھے سب سے پہلے میک اپ (Makeup) کے لغوی و اصلاحی معانی ڈکشنری سے دیکھنے کی طرف توجہ ہوئی۔ خاکسار نے امریکہ اور لندن کی ڈکشنریز کو جب Side by Side دیکھا تو ایسے حسین اور لامتناہی معانی سامنے آئے جو معاشرے کے ہر انسان پر یکساں طور پر لاگو ہوتے ہیں۔ کیونکہ ایک وقت تھا جب ظاہری میک اپ صرف خواتین سے مخصوص تھا لیکن آج کے دور میں مرد حضرات کے لئے الگ سے بیوٹی پارلرز مارکیٹوں میں موجود ہیں جہاں مرد حضرات جا کر اسی طرح تیار ہوتے ہیں جس طرح خواتین بناؤ سنگھار کرتی ہیں۔

چونکہ یہ انگریزی زبان کا لفظ ہے جسے لغات نے تین طرز پر لکھا ہے Makeup یعنی دونوں ملا کر۔ پھر وقفہ دے کر جیسے Make up اور تیسرے طرزِ تحریر میں dash ڈالی گئی ہے یعنی Make-up تینوں کے بنیادی معانی تو بناوٹ، سجاوٹ اور بناؤ سنگھار کے ہے۔ اس کے معانی میں درج ہے کہ درست فارم میں لے کر آنا۔ کسی مضمون کی نوک پلک درست کرنا۔ Raw مٹیریل سے کسی چیز کو Shape میں لانا، پرنٹنگ پریس میں page make up کی اصطلاح بھی استعمال ہوتی ہے۔ جب صفحات کو ترتیب سے لگایا جاتا ہے اس کے علاوہ ایک اہم معانی کسی دوست سے معمولی تلخی یا تکرار کے بعد دوستی کرنے، دوستانہ تعلقات بحال کرنے کو Make up کہا جاتا ہے نیز معاف کرنے کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

اب ہم اس اہم مضمون کی طرف آتے ہیں جس کا ذکر موصوفہ نے اپنے مضمون میں یوں کیا ہے۔ آپ تحریر کرتی ہیں ”سنگھار کا سامان ہمیں وقتی آرائش دے سکتا ہے مگر ایک دائمی حُسن بھی ہوتا ہے۔ کیا آپ کی کبھی ایسی شخصیت سے ملاقات ہوئی جس کے چہرے پر ایک عجیب سا نورانی حسن ہوتا ہے۔ اتنا کہ وہ حسن کہاں سے آتا ہے وہ باطن سے آتا ہے۔ ظاہری نہیں ہوتا، وہ ایسا میک اپ ہوتا ہے جو کلّ بیرنگ کریموں سے یا ٹیشو پیپر سے یا منہ دھونے سے نہیں اُترتا، ہر دم نکھرتا ہے، یہ اخلاق کا حسن ہے جو چہرے پر زندگی کی چمک پیدا کرتا ہے اور مثبت خیالات کا عکس ہے۔ جو نورانی ہالہ بن جاتا ہے۔ دیرپا بھی ہوتا ہے اور پُرکشش بھی، ہمیں دونوں طرح حسین نظر آتا ہے۔“

ہم نے بالعموم دیکھا ہے کہ انسان کی کیفیات خوشی، غمی، اور ہر پریشانی کا اظہار چہرہ پر نمودار ہو ہی جاتا ہے۔ جیسے معاشرے میں عام آدمی بھی پہچان لیتا ہے۔ اور ہم کسی اپنے عزیز یا دوست کے چہرے کو بھانپ کر ہم بوجھ لیتے ہیں کیا بات ہے؟ آپ کے چہرے سے پریشانی کے آثار نمایاں ہیں۔ یا کسی کا چہرہ کسی خوشی کی وجہ سے تمتمارہا ہو تو ہم تب بھی مبارک بادیں دینے لگتے ہیں۔ اندر کی نیکی چہرے پر آ ہی جاتی ہے۔ رقت میں پڑھی ہوئی نماز کو خواہ بہت چھپایا جائے۔ اس کے اثرات چہرہ پر نمودار ہو ہی جاتے ہیں۔ الغرض نسان کا اندورنہ جب ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو۔ غصے سے بھرا ہوا ہو۔ دل رو رہا ہو تو احساسات چہرے پر نمایاں ہو ہی جاتے ہیں۔ اس صورت میں انسان کے اندرونے کے میک اپ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس کا علاج اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یوں بیان فرمایا ہے۔ الا بذکر اللّٰہ تطمئن القلوب۔ کہ اللہ کے ذکر سے دل اطمینان پاتے ہیں مجھے یاد ہے کہ کچھ عرصہ قبل روحانی ڈٹرجنٹ Spiritual detergents پر خاکسار نے ایک آرٹیکل لکھا تھا جس میں ان اسلامی تعلیمات کا ذکر کیا تھا جن سے انسان اپنے آپ کو اندر سے پاک صاف کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوتا ہے۔ ان میں ذکر الٰہی تو ہے ہی۔ فرض نوافل عبادات ہیں، حقوق اللہ ہیں، آنسو ہیں، جن کے بارے میں آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کو دو قطرے جو اس کی راہ میں بہائے جائیں بہت پسند ہیں۔ ان میں سے ایک آنسو ہیں جو دعا کرتے وقت اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے خوف سے جاری ہوتے ہیں۔ راتوں کو اُٹھ کر اللہ کو یاد کرنا ہے۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے متعلق آتا ہے کہ وہ جب رات کو کروٹ بدلتیں تو ذکر الٰہی کر لیتیں۔ یہی ہمارے بزرگوں کا وطیرہ رہا ہے۔ پھر تلاوت قرآن پاک۔ درود شریف ہے۔ آج کے دور میں اصلاح کا بہترین ذریعہ mta ہے جس کے ذریعہ قرآنی تعلیم ہم پر آشکار ہوتی ہے۔ اور حضرت خلیفہ المسیح کے خطبات ہماری روحانیت کو مزید چمک دار بنانے میں ممد ہیں۔ اور ان سے بڑھ کر حقوق العباد کی ادائیگی ہے اللہ کی مخلوق کی خدمت سے بہتوں کو سکون میسر آتا ہے۔ یہ وہ میک اپ ہے جس کو ہم روحانی میک اپ کا نام دے سکتے ہیں۔ جو انسان کو حقیقی انسان بنانے اور انسانیت سکھلانے کے لئے ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے روحانی بیماریوں کا علاج استغفار کو بھی قرار دیا ہے۔ (ملفوظات جلد اول ص 365)

اللہ تعالیٰ کی صفت ”المصور“ یعنی صورت بنانے والا بھی ہے اور تخلقوا باخلاق اللّٰہ کے تحت صفات باری تعالیٰ کو ایک مومن کو اپنانے کی تلقین کی گئی ہے۔ جب انسان ”المصور“ ہوگا تو وہ اپنے اندر ایک ایسی پاک طینت تصویر بنائے گا جو صحابہؓ جیسی ہوگی۔ اور جماعت احمدیہ میں اس مصوّر کو دیکھ کر جب صحابہؓ یاد آئیں گے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ اشعار ان پر صادق آئیں گے۔

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے ان کو ساقی نے پلا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضور ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ کَمَا اَحْسَنْتَ خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ

(مسند احمد بیروت جلد 6 ص 150)

کہ اے اللہ! جب تو نے مجھے خوبصورت شکل و شباہت دی ہے۔ اب تو ہی میرے اخلاق کو بھی حسین و جمیل اور خوبصورت بنادے۔

یہ دعا دراصل انسان کو اپنے اندر کے ٹوٹ پھوٹ کو میک اپ کے ذریعہ درست کرنے کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ آنحضور ﷺ نے صاحب السُوء اور جارا لسُّوِء (طبرانی جلد 17ص 294) یعنی بُرے ساتھی اور بُرے ہمسائے سے پناہ کی دُعا بھی سکھلائی ہے۔ اس سے جہاں ظاہری بُرے ساتھی یا ہمسایہ مراد ہے وہاں وہ بُرا ساتھی بھی مراد ہے جو انسان کے اندر رہ کر اس کو نقصان پہنچاتا ہے اسی لئے کہتے ہیں کہ ہر انسان کے اندر ایک اور انسان موجود ہے جس کا مسلمان ہونا ضروری ہے۔

آنحضور ﷺ نے امت مسلمہ کے لئے جو دُعاؤں کا خزانہ چھوڑا ہے اس میں ظاہری و باطنی بیماریوں کے شر سے بچنے کی بے شمار دعائیں ہیں۔ جو انسان کے اندرونے کو درست کرتی ہیں جس کا اظہار انسان کے چہرے سے ہوتا ہے۔ یوں جب ایک مومن کا ظاہری و اندرونی چہرہ پاک صاف ہوگا تو وہ اللہ تعالیٰ کا قرب پا لے گا۔ لہٰذا اس روحانی میک اپ کے ذریعہ اپنے اعمال کو حسین تر بنانے کی ضرورت ہر وقت رہتی ہے یہی وہ دائمی میک اپ ہے جو جنت کی راہ دکھلاتا ہے ورنہ عارضی میک اپ تو صرف عارضی بناوٹ اور وقتی سجاوٹ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پنجابی کا ایک الہام بھی ہے کہ:۔

عشق الٰہی وسّے منہ پر ولیاں ایہہ نشانی

کہ ولیوں کی یہ نشانی ہے کہ عشق الٰہی منہ پر برس رہا ہوتا ہے

(ملفوظات جلد 5 ص 106 حاشیہ)

نیز آپ انسان کے سینہ کو بیت اللہ اور دل کو حجر اَسود قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اس اقتباس سے بھی یہ مضمون اجاگر ہوتا ہے۔

یہ بات بحضورِ دل یاد رکھو کہ جیسے بیت اللہ میں حجر اسود پڑا ہوا ہے۔ اسی طرح قلب سینہ میں پڑا ہوا ہے۔ بیت اللہ پر بھی ایک زمانہ آیا ہوا تھا کہ کفار نے وہاں بُت رکھ دئے تھے۔ ممکن تھا کہ بیت اللہ پر یہ زمانہ نہ آتا۔ مگر نہیں اللہ نے اس کو ایک نظیر کے طور پر رکھا۔ قلبِ انسانی بھی حجرِ اسود کی طرح ہے اور اس کا سینہ بیت اللہ سے مشابہت رکھتا ہے۔ ماسویٰ اللہ کے خیالات وہ بُت ہیں جو اس کعبہ میں رکھے گئے ہیں۔ مکہ معظّمہ کے بتوں کا قلع قمع اس وقت ہوا تھا جبکہ ہمارے نبی کریم ﷺ دس ہزار قدسیوں کی جماعت کے ساتھ وہاں جا پڑے تھے اور مکہ فتح ہوگیا۔ ان دس ہزار صحابہ کو پہلی کتابوں میں ملائکہ لکھا گیا ہے اور حقیقت میں ان کی شان ملائکہ ہی کی سی تھی۔ انسانی قویٰ بھی ایک طرح پر ملائکہ ہی کا درجہ رکھتے ہیں۔ کیونکہ جیسے ملائکہ کی یہ شان ہے کہ یَفۡعَلُوۡنَ مَا یُؤۡمَرُوۡنَ (النحل:51) اسی طرح پر انسانی قویٰ کا خاصہ ہے کہ جو حکم ان کو دیا جائے اس کی تعمیل کرتے ہیں۔ ایسا ہی تمام قویٰ اور جوارح حکم انسانی کے نیچے ہیں۔ پس ماسویٰ اللہ کے بتوں کی شکست اور استیصال کے لئے ضروری ہے کہ اُن پر اسی طرح سے چڑھائی کی جائے۔ یہ لشکر تزکیہ نفس سے تیار ہوتا ہے اور اسی کو فتح دی جاتی ہے جو تزکیہ کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے:۔

قَدۡ افۡلَحَ مَنۡ زَکّٰھا (الشمس:10) حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر قلب کی اصلاح ہو جاوے تو کل جسم کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ اور یہ کیسی سچی بات ہے۔ آنکھ۔ کان۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ زبان وغیرہ جس قدر اعضاء ہیں، وہ دراصل قلب کے ہی فتویٰ پر عمل کرتے ہیں۔ ایک خیال آتا ہے پھر وہ جس عضو کے متعلق ہو وہ فوراً اس کی تعمیل کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

غرض اس خانہ خدا کو بتوں سے پاک وصاف کرنے کے لئے ایک جہاد کی ضرورت ہے اور اس جہاد کی راہ میں تمہیں بتاتا ہوں اور یقین دلاتا ہوں۔ اگر تم اس پر عمل کرو گے، تو ان بتوں کو توڑ ڈالو گے۔ اور یہ راہ میں اپنی خود تراشیدہ نہیں بتاتا۔ بلکہ خدا نے مجھے مامور کیا ہے کہ میں بتاؤں۔ اور وُہ راہ کیا ہے؟ میری پیروی کرو۔ اور میرے پیچھے چلے آؤ۔ یہ آواز نئی آواز نہیں ہے۔ مکہ کو بتوں سے پاک کرنے کے لئے رسول اللہ ﷺ نے بھی کہا تھا۔

قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ (آل عمران:32) اسی طرح پر اگر تم میری پیروی کرو گے تو اپنے اندر کے بتوں کو توڑ ڈالنے کے قابل ہو جاؤ گے۔ اور اس طرح پر سینہ کو جو طرح طرح کے بتوں سے بھرا پڑا ہے پاک کرنے کے لائق ہو جاؤ گا۔ تزکیہ نفس کے لئے چلہ کشیوں کی ضرورت نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے چلہ کشیاں نہیں کی تھیں۔ ارّہ اور نفی واثبات وغیرہ کے ذکر نہیں کئے تھے، بلکہ اُن کے پاس ایک اور ہی چیز تھی وہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں محو تھے۔ جو نور آپؐ میں تھا وہ اس اطاعت کی نالی میں سے ہو کر صحابہؓ کے قلب پر گرتا اور ماسوی اللہ کے خیالات کو پاش پاش کرتا جاتا تھا۔ تاریکی کی بجائے اُن سینوں میں نور بھرا جاتا تھا۔ اِس وقت بھی خوب یاد رکھو وہی حالت ہے جب تک کہ وہ نور جو خدا کی نالی میں سے آتا ہے تمہارے قلب پر نہیں گرتا تزکیہ نفس نہیں ہوسکتا۔ انسان کا سینہ مہبط الانوار ہے اور اسی وجہ سے وہ بیت اللہ کہلاتا ہے۔ بڑا کام یہی ہے کہ اس میں جو بُت ہیں وہ توڑے جائیں۔ اور اللہ ہی اللہ رہ جائے۔

(ملفوظات جلد اول ص 172-174، ایڈیشن 2016ء

عاطف وقاص۔ ٹورنٹو کینیڈا

آؤ اُردو سیکھیں

سبق نمبر 2

قارئین روزنامہ الفضل کے لئے اُردو سکھلانے کا مبارک سلسلہ شروع کیا جارہا ہے تا مغربی ممالک کے احمدی بچے حضرت مسیح موعودؑ کی اُردو کتب سے استفادہ کرسکیں۔ (ادارہ)

اردو کا دوسرا سبق

اردو زبان میں فقرے کا ڈھانچہ انگریزی زبان سے مختلف ہوتا ہے۔

آج ہم دیکھیں گے کہ سوالیہ فقرہ بنانے کے لیے اردو کا کیا اصول ہے۔سہولت کاری کے لیے انگریزی کی مثال لیتے ہیں

اگرفقرہ ہوکہ

He is writing.

تو سوالیہ بنانے کے لیے ہیلپنگ ورب کو سبجیکٹ سے پہلے لے جائیں گے اور یہ اصول ہر زمانے میں استعمال ہوگا

Is he writing?

Was he writing?

اردو میں لفظ کیا کا اضافہ کیا جاتا ہے

وہ لکھ رہا ہے۔ کیا وہ لکھ رہا ہے؟ وہ کیا لکھ رہا ہے؟ آجکل اخبارات کیا لکھ رہے ہیں؟ کیا سوشل میڈیا واقعی قابل اعتبار ہے؟

پس سوال کرنے کے لیے اردو زبان میں کیا ایک بہت اہم لفظ ہے۔ انگریزی زبان میں وہ تمام کام جو سپیلنگ وربز کی جگہ تبدیل کر کے کیے جاتے ہیں اردو میں وہ کام کیا سے لیے جاتے ہیں۔

انگریزی میں کیا کے لیے What استعمال ہوتا ہے

مگر اردو میں کیا کا استعمال سے کہیں زیادہ کیا جاتا ہے اور کثیر المقاصد ہے مثال کے طور پہ اگر کہیں کہ what.

What do you think,what should we do?

تو اردو میں بھی

کا ترجمہ کیا ہی ہوگا۔ یعنی آپ کا کیا خیال ہے ہمیں کیا کرنا چاہیے۔

لیکن جیساwhat

کہ پہلے بیان ہوا کیا اردو فقرے کو سوالیہ فقرہ بنانے کے لیے ہر اس جگہ پر استعمال ہوتا ہے جہاں انگریزی میں ھلپنگ وربز استعمال ہوتے ہیں

کیا کی فقرے میں جگہ کی تبدیلی کا اثر

کیا کی فقرے میں جگہ تبدیل ہونے سے معنے بدل جاتے ہیں۔

جیسے

کیا آپ کھیل رہے ہیں

Are you playing?

آپ کیا کھیل رہے ہیں؟

What are you playing?

آپ کیا کھیلتے ہیں!

What a player you are!

آپ کیا کیا کھیلتے ہیں؟

How many games do you play?

کیا! آپ کھیلتے ہیں؟

What!Do you really play?

امید ہے آپ کو آج کا سبق پسند آئے گا

مشکل الفاظ کے معنی

ڈھانچہ

Structure of sentence/formation

مختلف

Different than something

فقرہ

Sentence

سوالیہ

A sentence that asks question

اصول

Rule/principle/way

سہولت کاری

Assistance/support/comparative use

اخبارات

Newspapers

آج کی دعا

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کُلُّہٗ،اَللّٰھُمَّ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ،وَلَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ،وَلَا ھَادِیَ لِمَنْ أَضْلَلْتَ،وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ ھَدَیْتَ،وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ،وَلَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَیْتَ،وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَعَّدْتَ،وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ،اَللّٰھُمَّ ابْسُطْ عَلَیْنَا مِنْ بَرَکَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ،اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ النَّعِیمَ الْمُقِیمَ الَّذِی لَا یَحُولُ وَلَا یَزُولُ،اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ النَّعِیمَ یَوْمَ الْعَیْلَةِ،وَالْأَمْنَ یَوْمَ الْخَوْفِ،اَللّٰھُمَّ عَائِذًا بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أَعْطَیْتَنَا،وَشَرِّ مَا مَنَعْتَنَا،اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ إِلَیْنَا الْإِیمَانَ وَزَیِّنْہُ فِی قُلُوبِنَا،وَکَرِّہْ إِلَیْنَا الْکُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْیَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِینَ،اَللّٰھُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِینَ،وَأَحْیِنَا مُسْلِمِینَ،وَأَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِینَ غَیْرَ خَزَایَا وَلَا مَفْتُونِینَ،اَللّٰھُمَّ قَاتِلِ الْکَفَرَةَ الَّذِینَ یَصُدُّونَ عَنْ سَبِیلِكَ،وَیُکَذِّبُونَ رُسُلَكَ،وَاجْعَلْ عَلَیْھِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ،اَللّٰھُمَّ قَاتِلِ الْکَفَرَةَ الَّذِینَ أُوتُوا الْکِتَابَ،إِلٰہَ الْحَقِّ.

(مسند احمد مطبوعہ بیروت جلد 3 صفحہ:424)

ترجمہ: اے اللہ! سب حمد وتعریف تجھے حاصل ہے۔ جسے تو فراخی عطا کرے اُسے کوئی تنگی نہیں دے سکتا اور جسے تو تنگی دے اسے کوئی کشائش عطا نہیں کرسکتا۔ جسے تو گمراہ قرار دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور جسے تو ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا۔ جسے تو نہ دے اسے کوئی عطا نہیں کرسکتا اور جسے تو عطا کرے اسے کوئی روک نہیں سکتا۔ جسے تو دور کر دے اسے کوئی قریب نہیں کرسکتا اور جسے تو قریب کرے اسے کوئی دور کرنے والا نہیں۔ اے اللہ ہم پر اپنی برکتوں، رحمتوں، فضلوں اور رزق کے دروازے کھول دے۔ اے اللہ میں تجھ سے ایسی دائمی نعمتیں مانگتا ہوں جو نہ کبھی زائل ہوں، نہ ختم ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے غربت وافلاس کے زمانہ کے لئے نعمتوں کا تقاضا کرتا ہوں اور خوف کے وقت امن کا طالب ہوں۔ اے اللہ! جو کچھ تو نے ہمیں عطا کیا اسکے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اور جو تو نے نہیں دیا اس کے شر سے بھی۔ اے اللہ! ایمان ہمیں محبوب کر دے، اور اسے ہمارے دلوں میں خوبصورت بنا دے، کفر، بدعملی اور نافرمانی کی نفرت ہمارے دلوں میں پیدا کر دے اور ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں میں سے بنا۔ اے اللہ! ہمیں مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دے، مسلمان ہونے کی حالت میں زندہ رکھ اور صالحین میں شامل کر دے۔ ہمیں رسوا نہ کرنا، نہ ہی کسی فتنہ میں ڈالنا۔ اے اللہ! ان کافروں کو خود ہلاک کر جو تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیری راہ سے روکتے ہیں۔ ان پر سختی اور عذاب نازل کر۔ اے اللہ! اے سچوں کے معبود! اہل کتاب کافروں کو بھی ہلاک کر۔

یہ مقدس الانبیاء، خیر البشر پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی مشکل وقت کی دعا ہے۔

حضرت رفاعہ زرقیؓ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ احد میں مشرکین کے واپس پلٹ جانے کے بعد رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا صفیں درست کرلو تا کہ میں اپنے رب کی تعریف کروں صحابہؓ نے آپ ﷺ کے پیچھے صفیں باندھ لیں۔ پھر آپ ﷺ نے مندرجہ بالا دعا پڑھی۔

مرسلہ: مریم رحمٰن

نذیر احمد مظہر (ڈاکٹر آلٹرنیٹو میڈیسن) کینیڈا

ادرک

خوش ذائقہ غذا مفید دواء

یہ ایک جڑ ہے جو زمین کے اندر ہوتی ہے۔ تر و تازہ کو ادرک، خشک کو سونٹھ، عربی میں زنجبیل اور انگریزی میں جنجر Ginger کہتے ہیں۔ اس کی تاثیر گرم و خشک ہے۔

خواص

زنجبیل کے خواص کے بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے کلمات طیبات پیش کرتے ہیں آپؑ فرماتے ہیں:

اس جگہ یہ بھی واضح رہے کہ علم طب کی رو سے زنجبیل وہ دوا جس کو ہندی میں سونٹھ کہتے ہیں وہ حرارت عزیزی کو بہت قوت دیتی ہے اور دستوں کو بند کرتی ہے اور اس کا زنجبیل اسی واسطے نام رکھا گیا ہے کہ گویا کمزور کو ایسا قوی کرتی ہے اور ایسی گرمی پہنچاتی ہے جس سے وہ پہاڑوں پر چڑھ سکے۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ 85)

تفصیلی خواص

ادرک ہاضمہ کو طاقت دیتی ہے، ریاح کو خارج کرتی ہے، بھوک پیدا کرتی ہے، بلغم اور معدہ کی فاسد رطوبتوں کو خارج کرتی ہے نیز ان کی پیدائش کو روکتی ہے، اجابت و پیشاب کھلاتی ہے، معدے کو طاقت دے کر اس کی استعداد کار کو بڑھاتی ہے، جسم میں حرارت عزیزی پیدا کرتی ہے۔ ایسے لوگ جن کا جسم سرد رہتا اور بلڈ پریشر کم رہتا ہو، جسم میں ضعف و نقاہت کی شکایت رہتی ہو، اعصاب ست اور تھکے تھکے رہتے ہوں، ذہن و حافظہ کمزور ہو، طبیعت پژمردہ رہتی ہو تو ان سب علامات و عوارض کے ازالہ کے لئے یہ مفید ہے۔

یوں تو ادرک ایسے عوارض کے لیے جو ریح اور سردی کے سبب وجود میں آتے ہیں (ہر عمر) میں مفید ہے تاہم چالیس سال کی عمر کے بعد پیدا ہونے والے اکثر و بیشتر عوارض میں حد درجہ مفید ہے۔ سرد مزاجوں اور عمر رسیدہ لوگوں کے لیے اس کا دائمی استعمال نہ صرف مذکورہ بالا امراض کا ازالہ کرتا ہے بلکہ تحفظ بھی فراہم کرتا ہے۔ ویسے تو یہ (حسب مزاج و طبیعت) ہر عمر اور موسم میں استعمال کی جاسکتی ہے تاہم اس کے استعمال کا بہترین زمانہ موسم سرما ہے سرما میں گرم مزاج لوگ بھی (بلحاظ طبیعت و ضرورت) استعمال کرسکتے ہیں جبکہ سرد مزاج ہر موسم میں بلا تردد اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ ریح اور بادی کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی بیماریوں

مثلاً جوڑوں کا درد، لنگڑی کا درد (Sciatica)، درد نقرس (Gout)، فالج، لقوہ، جوڑوں کے درد، اعصابی درد اور جوڑوں کی سختی میں خوردنی اور مقامی طور پر (بطور مالش) مفید ہے۔

استعمال کے مختلف طریقے

ادرک کسی بھی سالن میں ملا کر استعمال کی جاسکتی ہے۔ ادرک کو چھیل کر یا کوٹ کر گھی میں بھون کر ہلکا نمک مرچ ملا کر بطور سالن کے استعمال ہوسکتی ہے۔ نمک مرچ کی بجائے شہد یا چینی بھی ملائی جا سکتی ہے۔ جوسر (Juicer) کی مدد سے اس کا رس نکال کر تین گنا چینی ملا کر آگ پر قوام کر کے رکھ لیتے ہیں اور اسے دن میں کئی مرتبہ چاٹتے ہیں یہ چٹنی خوش ذائقہ ہونے کے علاوہ سردی کے نزلہ، زکام، کھانسی، دمہ، گلے کی خرابی، آواز کی خرابی، جوڑوں کے درد اور دیگر امراض سب میں مفید ہے، ادرک کا جوس اور لیموں کا جوس ہم وزن ملا کر چاٹنے سے ہاضمہ قوی ہوجاتا ہے اور بھوک خوب لگتی ہے یہ طریق گرم مزاجوں کے لیے زیادہ مناسب ہے۔ ادرک کو اچار و مربہ کی صورت میں بھی استعمال کیا جاسکتا ہے، چھیل کر دھو کر باریک کاشیں کاٹ کا کھانا کھاتے وقت سالن میں ڈال کر استعمال کر سکتے ہیں، بعض لوگ چھوٹے ٹکڑے کر کے پانی کیساتھ نگل لیتے ہیں، بعض لوگ سبز الائچی، دارچین اور دیگر لوازمات ملا کر ادرک کا قہوہ تیار کر کے پیتے ہیں جو چائے، کافی کی بجائے بہت مفید متبادل ہے۔ اس میں چائے کافی کے برعکس فوائد ہی فوائد ہیں۔ ایسی سب صورتوں میں استعمال کم سے شروع کرنا چاہیے اور پھر مقدارِ خوراک بڑھا سکتے ہیں۔ بہر حال مقدار خوراک میں اعتدال برتنا چاہیے۔

ادرک کا اچار

ادرک کو اچھی طرح دھو کر صاف کر لیں اور مناسب ٹکڑے اور کاشیں کاٹ لیں ایک کلو کاشوں کے لیے درج ذیل اشیاء درکار ہوں گی۔ پسا ہوا نمک 120 گرام، پسی ہوئی میتھی 30 گرام، کلونجی 30 گرام، گودہ املی 30 گرام، پسی ہوئی سیاہ مرچ 30 گرام، پسی ہوئی سونف 30 گرام کاشوں میں نمک ڈال کر ان کو کسی صاف مرتبان میں رکھ لیں اور چار پانچ دن تک دھوپ میں رہنے دیں یہاں تک کہ کاشیں پیلی ہو جائیں اس کے بعد اوپر لکھے ہوئے اجزاء کو مرتبان میں تھوڑے سے سرسوں کے تیل (بہتر ہوگا کہ زیتون کے تیل) کے ساتھ ملا کر ڈال دیا جائے اور ہلکے ہلکے ہلا دیا جائے اس کے بعد پھر اس مرتبان میں مزید سرسوں کا تیل ڈال دیا جائے تاکہ سب اجزاء تیل میں بخوبی ڈوب جائیں۔ ڈھکنا بند کر کے مرتبان کو دو تین دن دھوپ میں رکھا رہنے دیا جائے۔ اگر ادرک کے اچار میں ایک ساتھ لہسن کا اچار بھی تیار کرلیا جائے تو اس کی افادیت میں اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔

ادرک کا مربّہ

ادرک کو دھو کر صاف کریں اور چھلکا اتار لیں اور پانی میں جوش دیں۔ اس کے بعد تھوڑا سا نمک ملا کر خوب جوش دیں۔ جب نرم ہو جائے تو نکال لیں اور چینی کا قوام (چاشنی) بنا کر ملا لیں۔ دوسرے روز اگر قوام پتلا ہو جائے تو مع ادرک قوام کو دوبارہ صحیح کر لیں مقدار خوراک دس گرام سے بیس گرام۔

اگر ادرک میسر نہ آسکے تو سونٹھ کو کسی برتن میں رکھ کر نم دار ریت میں دبائیں اور روزانہ پانی چھڑکتے رہیں۔ اکیس روز کے بعد نکال کر چھری یا چاقو کی مدد سے چھیل کر چھلکا اتار لیں اور مذکورہ طریق پر مربہ تیار کریں۔ مربہ ادرک گرم مزاجوں کے بھی موافق آجاتا ہے کیونکہ اس میں گرمی کی تاثیر نسبتاً کم ہوتی ہے۔ مربہ کا شیرہ موسم گرما میں ٹھنڈے پانی میں ملا کر بطور خوش ذائقہ مشروب استعمال کیا جاسکتا ہے۔

ادرک کا مقامی استعمال

روغن ادرک:

جوسر کی مدد سے ادرک کا رس 1/2 لیٹر نکالیں اور تیل سرسوں خالص 1/4 لیٹر میں ملا کر دیگچی میں ڈالیں اور آگ پر خوب پکائیں جب پانی جل جائے اور صرف تیل رہ جائے تو اتار لیں۔

فوائد:

ریاحی درد، جوڑوں کا درد، جوڑوں کی سختی، فالج، لقوہ نیز بال چر میں اس کا مقامی استعمال بطور مالش مفید ہے۔

☆...☆...☆

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت ...... از صفحہ 1

ان کو جگہ جگہ بیان کرنا، تجسس کر کے ان کی کمزوریوں کی تلاش کرنا۔ اگر انسان اس طرح کرے تو ان لوگوں کو بگاڑے گا اور معاشرے کے امن کو بھی خراب کرے گا اور پھر جب یہ باتیں جگہ جگہ لوگوں میں بیان کی جائیں تو پھر ایسے لوگ جن میں یہ برائیاں ہیں ان میں اصلاح کی بجائے ضد پیدا ہوجاتی ہے اور پھر ضد میں آ کر وہ دوسروں کو بھی اپنے جیسا بنانے کی کوشش کرتے ہیں، اپنے حلقے کو وسیع کرتے جاتے ہیں۔ حجاب ختم ہو جاتا ہے۔ اور جب حجاب ختم ہو جائے تو اصلاح کا پہلو بھی ختم ہو جاتا ہے۔

پس یہاں میں ان لوگوں کو بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں جن کے سپرد جماعتی کام بھی ہیں خاص طور پر اصلاح کرنے والا شعبہ کہ انتہائی احتیاط سے اور ہمدردی کے جذبات رکھتے ہوئے اصلاح کے کام کریں۔ کبھی کسی بھی فرد کو یہ احساس نہیں ہونا چاہئے کہ میری کمزوری کی فلاں عہدیدار کی وجہ سے پردہ دری ہوئی، تشہیر ہوئی، لوگوں کو پتا لگا۔ اگر یہ احساس پیدا ہو جائے تو پھر اس کا ردّ عمل بہت زیادہ سخت ہوتا ہے۔ ایسے لوگ جن کے سپرد اصلاح کا یہ کام ہے وہ جہاں لوگوں کی پردہ دری کر کے معاشرے میں بگاڑ پیدا کر رہے ہوتے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی بھی مول لے رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تو تمہیں جماعتی خدمت کا موقع دیا تھا اس لئے کہ میری صفات کو زیادہ سے زیادہ اپناؤ۔ لیکن یہاں تو تم میری ستاری کی صفت سے الٹ چل کر بے چینیاں اور فساد پیدا کرنے کا موجب بن رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ ستّاری کو کتنا پسند کرتا ہے اور ستاری کرنے والے کو کس قدر نوازتا ہے۔

(خطبۂ جمعہ 31؍ مارچ 2017ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

ڈاکٹر نصیر احمد شریف

صبر و استقامت اور ہومیو پیتھک طریقہ علاج

1991ء میں خاکسار کو صد سالہ جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس جلسہ میں بنفس نفیس شرکت فرمائی۔ایک مجلس عرفان میں خاکسار کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور رحمہ اللہ نے فرمایا کہ آپ ہومیو پیتھک کے ڈاکٹر ہیں۔ہومیو پیتھک دوائی جو کہ 29 طاقت میں ہوتی ہے اس میں کتنی بھی طاقتور خوردبین لے لیں اس میں کسی قسم کی دوائی کے کوئی اجزا نظر نہیں آتے۔مزید فرمایا کہ ہومیو پیتھک دوائی 30طاقت میں کام کرتی ہے،200 میں کرتی ہے،1000میں کام کرتی ہے،دس ہزار اور ایک لاکھ میں بھی کام کرتی ہے۔یہ سب روحانیت ہی ہے۔اس میں دوائی کے کوئی اجزاء نہیں ملتے لیکن یہ سب طاقتیں کام کرتی ہیں۔

ہومیو پیتھک ادویات جہاں مریضوں کا جسمانی علاج کرتی ہیں وہاں نفسیاتی طور پر بھی بہت سے مریض کامل شفا پا جاتے ہیں۔ہیسٹریا،بے صبری، پاگل پن،بے چینی،آہیں بھرنا،دوسروں کو قتل کر دینے کی خواہش،اپنے آپ کو ہمیشہ ذہنی طور پر بڑا سمجھنا،تکبر پایا جانا اور دوسروں کو حقیر جاننا۔اس قسم کی بے شمار علامات ایسی ہیں جن کا کسی دوسرے طریقہ علاج میں کامل شفا موجود نہیں ہے۔اس قسم کی علامات میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہومیو پیتھک طریقہ علاج کامل شفا کا دعویٰ کرتی ہے اور اس میں کامیاب بھی ہے۔

اگنیشیا (Ignatia)

غم، پریشانی اور بے صبری کو دور کرنے کے لئے نہایت اہم دوائی ہے۔ غم چاہے تازہ ہو یا کافی پرانا، مریض آہیں بھرتا ہے اور از خود لمبی سانسیں لیتا ہے۔مریض خود محسوس نہیں کرتا لیکن دیکھنے والے اسے محسوس کر رہے ہوتے ہیں۔اگنیشیا صبر اور حوصلہ کی طرف مائل کرنے کے لئے بہترین دوائی ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اس ضمن میں فرماتے ہیں:

''سٹیفی سگیریا کے مریض میں بھی غصہ دبانے کا رجحان پایا جاتا ہے۔لیکن جب صورتحال حد سے بڑھ جائے تو پھر اس سے پیدا ہونے والی گھٹن جسمانی عوارض میں تبدیل ہو جاتی ہے۔اگنیشیا میں بھی یہی کیفیت ہوتی ہے۔اگر اس کی مریض عورت کسی مجلس میں جائے اور وہاں کوئی طعنہ دے یا اس کا مذاق اڑایا جائے تو وہ اسے خاموشی سے برداشت کر لے گی اور کوئی جواب نہیں دے گی لیکن گھر واپس آ کر شدید سر درد ہو گا اور اعصابی تناؤ اور بے چینی محسوس ہو گی۔ایسی کیفیت میں اگنیشیا کی ایک خوراک اسے سکینت بخشے گی اور اسے جذبات دبانے کے بد اثرات سے محفوظ رکھے گی۔

اگنیشیا میں بچوں یا عزیزوں کی وفات کا صدمہ بہت شدت سے محسوس ہوتا ہے اور دور رس گہرے بد اثرات باقی رہ جاتے ہیں۔ان سب میں اگنیشیا مفید ثابت ہو سکتی ہے۔لیکن میرا تجربہ ہے کہ غم اور صدمہ تازہ ہوں تو یہ بہت مفید ہے اور غم کے باقی رہنے والے بد اثرات سے بھی بچاتی ہے۔ ہاں اگر جسمانی عوارض کو پیدا ہوئے دیر ہو جائے تو پھر یہ مفید نہیں رہتی اگر غم کے بد اثرات جسم کا حصہ بن چکے ہوں تو ان میں تین دوسری دوائیں یعنی ایمبر اگریسیا، سلیشیا اور نیٹرم میور بہت فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔''

(ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل صفحہ نمبر 463,464)

پائیروجینم + سلفر (Pyrogenium + Sulfar)

اسقاط حمل ہو جائے یا مریضہ کی ہسپتال میں کسی وجہ سے رحم کی صفائی کروائی جائے۔اگر رحم میں کوئی ذرات باقی رہ جائیں تو اس کا بعض اوقات ذہن پر برا اثر پڑتا ہے جس کی وجہ سے بے چینی،بے صبری،ہائی بلڈ پریشر، غصہ،بے سکونی اور کسی سے بات نہ کرنے کے ملے جلے جذبات پائے جاتے ہیں۔اس ذہنی و نفسیاتی بیماری کی وجہ رحم میں موجود گندے مادے ہوتے ہیں۔بچے کی پیدائش کے بعد اگر رحم میں گندے مادے رہ جائیں تو اس سے بعض اوقات پرسوتی بخار بھی ہو جاتا ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''(پائیروجینم۔ناقل) خصوصاً پرسوتی کے بخار میں یہ اکسیر اعظم ثابت ہوئی ہے۔یہ بخار بچے کی پیدائش کے بعد رحم میں گندے مادے رہ جانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔اسے اگر سلفر کے ساتھ ملا کر دیا جائے تو اور بھی بہتر کام کرتی ہے۔میں نے دونوں کو 200طاقت میں ملا کر دینا بہت موثر پایا ہے۔''

(ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل صفحہ نمبر 699)

کریٹیگس (Crateagus)

کریٹیگس دل کی طاقت کے لئے ایک بہترین ٹانک ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اس کے مسلسل استعمال کرنے سے اس میں کوئی منفی اثرات ظاہر نہیں ہوتے۔دل کی گھبراہٹ،بے صبری اور بے چینی کے لئے نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔اس کا استعمال مدر ٹنکچر کی صورت میں زیادہ مفید پایا گیا ہے۔''

خاکسار کی پریکٹس کے دوران حافظ والہ ضلع میانوالی میں میرے کلینک پر ایک مریض آیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کی حالت غیر ہونی شروع ہو گئی۔غشی کی حالت اس پر طاری ہوتی محسوس ہوئی۔خاکسار نے فوراً کریٹیگس مدر ٹنکچر کے پچاس، ساٹھ قطرے ایک گھونٹ پانی میں ڈال کر اس کو پلا دیے۔اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس دوائی کی بدولت اس کی حالت کچھ دیر کے بعد سنبھلنی شروع ہو گئی اور وہیں کلینک میں بیٹھے ہی اس کی حالت نارمل پر آ گئی۔

نیٹرم میور (Natrum Muriaticum)

نیٹرم میور عام کھانے والا نمک ہے جس سے یہ ہومیو پیتھک دوائی تیار کی جاتی ہے۔یہ پرانے غم کو دور کرنے کے لئے نہایت مؤثر ہومیو پیتھی دوائی ہے۔غم جس سے اعصاب متاثر ہوں، ذہنی بے چینی، پریشانی اور بے صبری بڑھتی ہے،ایسی علامات میں نیٹرم میور بہت ہی مفید دوا ہے۔غم کے جسم پر بد اثرات میں اگنیشیا اور نیٹرم میور کا استعمال فائدہ مند ہے۔خاکسار کے تجربہ میں یہ بات آئی ہے کہ غم کے بد اثرات دور کرنے کے لئے اگنیشیا 30 کی طاقت میں دن میں تین یا چار دفعہ اور نیٹرم میور 200 طاقت میں روزانہ رات کے وقت نہایت مفید ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اگر کوئی بخار لمبا عرصہ پیچھا نہ چھوڑے اور اس کا دماغ پر اثر پڑے تو نیٹرم میور کو آزمانا چاہئے لیکن خاص طور پر غم سے دماغ پر پڑنے والے اثرات میں نیٹرم میور بہترین ثابت ہوئی ہے۔غم کے ابتدائی مراحل میں فوری طور پر اثر کرنے والی دوائیں اگنیشیا اور ایمبر اگریسیا ہیں۔اگنیشیا اپنے اثرات کے لحاظ سے نسبتاً سب سے تیز مگر عارضی دوا ہے بار بار دینی پڑتی ہے۔اگر گہرا غم زندگی کا حصہ بن چکا ہو تو وہ اگنیشیا کے دائرہ سے نکل جاتا ہے۔ایمبر اگریسیا ایسے مریض میں بہتر کام دکھاتی ہے۔اس کے بعد نیٹرم میور کی باری آتی ہے۔جس کے بارہ میں میرا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ اس سے پورے پاگل مریض بھی ٹھیک ہو جاتے ہیں۔''

(ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل صفحہ نمبر 219-220)

ایک اور جگہ آپ فرماتے ہیں:

''اگر نیٹرم میور سے غم کے اثرات ٹھیک نہ ہوں اور مرض زیادہ گہرا معلوم ہوا تو پھر سلیشیا نیٹرم میور کی مزمن دوا بنتی ہے۔''

(ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل صفحہ نمبر 620)

نکس وامیکا (Nux Vomica)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اس دوا کے متعلق فرماتے ہیں:

''نظام ہضم میں خرابی کی وجہ سے معدہ میں تیزابیت پیدا ہونے لگے تو مریض کا مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے اور وہ جلد غصہ میں آ جاتا ہے۔ایسے مریض عموماً دبلے پتلے ہوتے ہیں۔بعض صورتوں میں موٹے لوگ بھی معدہ کی تیزابیت کا شکار ہوتے ہیں۔ان کے لئے کئی اور دوائیں مفید ہیں۔نکس وامیکا ایسے دبلے پتلے نسبتاً نوکیلے مریضوں کی دوا ہے جو غصیلے اور چڑچڑے ہوتے ہیں۔ایسے مریضوں کی بعض خاص عادات ہوتی ہیں جو ان کی بیماریوں میں اضافہ کر دیتی ہیں مثلاً رات کو دیر تک جاگنا، لمبے عرصہ تک بیٹھ کر کام کرنا اور مناسب ورزش کا فقدان۔مغربی تہذیب میں بہت زیادہ شراب کی عادات اور ہماری تہذیب میں مرغن غذاؤں کا کھانا اور چٹخورہ پن کی وجہ سے معدہ جواب دے جاتا ہے اور تیزابیت بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ایسے سب مریضوں میں نکس وامیکا اچھا اثر دکھاتی ہے۔''

(ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل صفحہ نمبر 638)

بیلاڈونا (Bella Dona)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اس دوا کے متعلق فرماتے ہیں:

''بیلاڈونا میں دماغی علامتیں ایکونائیٹ کے مقابل پر بہت زیادہ ہوتی ہیں۔بیلاڈونا دماغ پر بھی حملہ کرتی ہے اور شدید پاگل پن کا دورہ پڑ سکتا ہے۔بیلاڈونا کا پاگل بہت ہی متشدد پاگل ہوتا ہے۔اگر کسی پاگل میں بے انتہا جوش ہو، کسی کو کرنے یا خودکشی کرنے کی کوشش کرے، غصہ میں تیزی ہو اور سنبھالنے والوں کو بھی مارے تو اسے فوراً بیلاڈونا دینا چاہئے۔اگر مرض مزمن ہو جائے تو پھر بیلاڈونا کام نہیں کرے گی۔ہاں کسی کو اچانک پاگل پن کا دورہ پڑے، جیسا کہ بعض بیماریوں میں سرسام کے نتیجہ میں ہو جاتا ہے تو بیلاڈونا فوری اثر دکھا سکتا ہے۔اگر مستقل مریض ہو تو سلفر اور سٹرامونیم وغیرہ مؤثر ہیں۔بعض پاگل اتنے جوشیلے ہو جاتے ہیں کہ انہیں زنجیروں سے باندھنا پڑتا ہے۔یہ خاص بیلاڈونا کی علامت ہے۔''

(ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل صفحہ نمبر 134)

ایمبرا اگریسیا (Ambra Grisea)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اس دوا کے متعلق فرماتے ہیں کہ

’’ایمبرا اگریسیا دبلے پتلے، زود رنج، چڑچڑے اور جلد غصہ میں آجانے والے بچوں اور بڑوں کی دوا ہے۔ زود حسی اس میں نمایاں علامت ہے۔ کم عمری میں ہی توازن کھودینے اور چکرانے کا رجحان ملتا ہے جیسے بہت بوڑھے لوگوں میں طبعی طور پر یہ عارضہ پایا جاتا ہے۔ لہٰذا یہ دوا معمر مریضوں کی عمومی بیماریوں میں مفید ثابت ہوتی ہے۔ ایمبرا اگریسیا کا مریض عموماً غم میں ڈوبا رہتا ہے۔ خواہ کوئی معین غم اس کے ذہن میں نہ بھی ہو۔ یہ ایسے مریضوں کی دوا ہے جو طبعاً اور فطرتاً غمگین ہوں۔ ان کا رجحان اندھیرے میں بیٹھے رہنے کی طرف ہو، بات بات پر دل ڈوبتا ہوا محسوس ہو اور زندگی کی خواہش باقی نہ رہے۔ ہر چیز سے بے زار اور بے پرواہ ہوجائے۔ اگر ان علامتوں کے ساتھ وقت سے پہلے بڑھاپے کی جسمانی علامتیں بھی ظاہر ہوں تو ان کا علاج ایمبرا اگریسیا ہے۔‘‘

پھر فرماتے ہیں کہ

’’ایمبرا اگریسیا میں بڑھاپے کی طبعی علامتیں ہاتھ پاؤں کا سونا، دل دھڑکنا اور اعصاب کا ڈھیلا پن سرعت سے بڑھنے لگتا ہے۔ یہ دوا فوری صدمہ کی شدت کو کم کرنے میں کام آتی ہے۔ میں نے کئی بار ایسے مریض خواتین میں استعمال کیا ہے جو جذباتی صدمہ کے پہنچنے کے نتیجہ میں گہرے غم کا شکار ہوگئی تھیں۔ عارضی طور پر غم کے صدمہ کے لئے اگنیشیا سے بہتر کوئی اور دوا نہیں ہے۔‘‘

(ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل صفحہ نمبر 55-56)

کیمومیلا (Chamomilla)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اس دوا کے متعلق فرماتے ہیں:

’’یہ بہت حساس اور زود رنج بچوں کی دوا ہے جو بہت ضدی اور غصیلے ہوتے ہیں۔ زرا زرا سی بات پر ان کا پارہ آسمان پر چڑھ جاتا ہے۔ بیمار ہوجائیں تو انہیں سنبھالنا مشکل ہوجاتا ہے۔ جس طرح بھی بہلانے کی کوشش کریں غصہ کم نہیں ہوتا ہے۔ کوئی چیز مانگیں گے لیکن ملنے پر پھینک دیں گے۔ کہیں جانا چاہیں تو وہاں پہنچ کر دھکے دیں گے مجھے کیوں یہاں لائے ہو؟ غصہ کی حالت میں بدتمیز ہوجاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کیمومیلا کا مریض واقعتاً عام لوگوں کی نسبت تکلیف زیادہ محسوس کرتا ہے۔ اس کی بیماریاں اعصاب اور جذبات سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہ بے انتہاء حساس لوگوں کی دوا ہے جو بظاہر بدخلق بھی ہوں لیکن اندرونی طور پر بے حد حساس ہوتے ہیں۔ خاموش رہتے ہیں لیکن معمولی سی بات پر غصہ میں آجاتے ہیں۔ بظاہر بہت خاموش اور سست رو دکھائی دیتے ہیں۔ ایسے مریضوں کو کیمومیلا اونچی طاقت میں فوری فائدہ پہنچاتی ہے۔ ایک تو احساسات اعتدال پر آجاتے ہیں۔ دوسرے باقی دواؤں کو کام کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔‘‘

پھر فرماتے ہیں کہ

’’کیمومیلا غیر معمولی حساس مریضوں کی دوا ہے۔ اس لئے اس میں اعصابی بے چینی سے جھٹکے بھی لگتے ہیں اور عضلات بھی پھڑکتے ہیں۔ شکنجے پڑنے کا احساس بھی ہوتا ہے اور عضلاتی اور اعصابی نظام درہم برہم ہوجاتا ہے۔ کیمومیلا میں کافیا، نکس وامیکا اور اوپیم کی بھی کچھ مشابہتیں پائی جاتی ہیں۔ کافیا اور نکس وامیکا کا مریض بھی کافی زود حس ہوتا ہے۔ اوپیم کا مریض بظاہر بے حس، بے پرواہ اور غنودگی کی سی حالت میں رہتا ہے۔ لیکن درحقیقت وہ اندرونی طور پر بہت حساس ہوتا ہے۔ اوپیم اگر زہر کے طور پر کام کرے تو مریض کا دماغ سخت مشتعل، بے چین اور بے سکون ہوجاتا ہے۔ بڑی مقدار میں دی جائے تو پہلا ردعمل بے ہوشی کی صورت میں اور دوسرا اعصاب میں تناؤ اور خشکی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اور کیمومیلا کی بعض علامتیں پیدا ہوجاتی ہیں۔ اس لئے اوپیم مزاج کے بعض مریضوں میں سخت غصہ پایا جاتا ہے۔ الگ تھلگ رہتے ہیں، تنہائی اور خاموشی کو پسند کرتے ہیں، ہر چیز انکے اعصاب میں جھنجھناہٹ پیدا کرتی ہے اور وہ بہت زود حس ہوجاتے ہیں۔‘‘

(ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل صفحہ نمبر 269-270)

شفاء کا واقعہ

خاکسار حافظ آباد میں اپنے کلینک پر موجود تھا۔ ایک شخص آیا۔ اس نے کہا کہ میری بیوی کو ہاتھوں پر فالج ہوگیا ہے۔ اس نے بتایا کہ ابھی ابھی اس کے ہاتھ مڑنے شروع ہوگئے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ کیا مریضہ کو کوئی غم تو نہیں پہنچا؟ تو اس نے کہا ہاں، اس کی والدہ فوت ہوگئی ہیں اور وہ میت کے قریب بیٹھی ہوئی ہے۔ اس کے ہاتھوں میں سختی آگئی ہے اور فالج کی سی کیفیت پیدا ہوگئی ہے۔ خاکسار نے اسے چند خوراکیں اگنیشیا 30 کی بنا کر دیں اور کہا کہ اس وقفہ وقفہ سے کھلادیں اور والدہ کی میت سے دور کسی دوسرے کمرے میں بٹھائیں تا کہ وہ آرام کرسکیں۔ شام کو وہی شخص مجھے ملا میں نے مریضہ کی حالت دریافت کی تو کہنے لگا کہ آپ کی دی ہوئی چند خوراکیں دینے سے اس کی فالجی کیفیت ختم ہوگئی ہے اور پھر وہ والدہ کی میت کے قریب بیٹھی ہوئی ہے۔

اللہ کے فضل سے غم کے ابتدائی مراحل میں اگنیشیا غیر معمولی اثر دکھاتی ہے۔ اگر غم پرانا ہوجائے تو اس کے بداثرات ختم کرنے کے لئے اگنیشیا 30 کے ساتھ ساتھ نیٹرم میور 200 بھی استعمال کرنی چاہئے۔

بقیہ: دربار خلافت...... از صفحہ 2

کئی شہید کئے گئے، جانی نقصان کے ساتھ ساتھ مالی نقصان بھی پہنچایا گیا۔ کاروبار لوٹے گئے، گھروں کو آگیں لگادی گئیں، دکانوں کو آگیں لگادی گئیں، کارخانوں کو آگیں لگادی گئیں۔ لیکن ہوا کیا؟ کیا احمدیت ختم ہوگئی۔ پہلے سے بڑھ کر اس کا قدم اور تیز ہوگیا، باپ کو بیٹے کے سامنے قتل کیا گیا، بیٹے کو باپ کے سامنے قتل کیا تو کیا خاندان کے باقی افراد نے احمدیت چھوڑ دی؟۔ ان میں اور زیادہ ثبات قدم پیدا ہوا، ان میں اور زیادہ اخلاص پیدا ہوا۔ ان میں اور زیادہ جماعت کے ساتھ تعلق پیدا ہوا۔ دشمن کی کوئی بھی تدبیر کبھی بھی کارگر نہیں ہوئی اور کبھی کسی کے ایمان میں لغزش نہیں آئی۔ اور پھر اب دیکھیں کہ ان نیکیوں پہ قائم رہنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو جو جانی نقصان ہوا یا جن خاندانوں کو اپنے پیاروں کا جانی نقصان برداشت کرنا پڑا، اگلے جہان میں تو اللہ تعالیٰ نے جزا دینی ہے اللہ نے اُن کو اِس دنیا میں بھی ان کو بے انتہا نوازا ہے۔ مالی لحاظ سے بھی اور ایمان کے لحاظ سے بھی۔ جو پاکستان میں رہے ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے کاروباروں میں برکت دی۔ کئی لوگ ملتے ہیں جن کے ہزاروں کے کاروبار تھے اب لاکھوں میں پہنچے ہوئے ہیں۔ جن کے لاکھوں کے کاروبار تباہ کئے گئے تھے ان کے کاروبار کروڑوں میں پہنچے ہوئے ہیں اور آپ لوگ بھی جو یہاں نکلے، اسی وجہ سے نکلے، آپ کو بھی اللہ تعالیٰ نے اسی لئے نکلنے کا موقع دیا کہ جماعت پر پاکستان میں تنگیاں اور سختیاں تھیں۔ اور یہاں آکے اگر نظر کریں پچھلے حالات میں اور اب کے حالات میں تو آپ کو خود نظر آجائے گا کہ آپ پہ اللہ تعالیٰ کے کتنے فضل ہوئے ہیں۔ مالی لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے کتنا آپ کو مضبوط کردیا ہے۔ اب اس کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ لوگ اس کے آگے مزید جھکیں اور اس کے عبادت گزار بنتے چلے جائیں۔ اپنی نسلوں میں بھی یہ بات پیدا کریں کہ سب کچھ جو تم فیض پارہے ہو یہ اس سختی اور تنگی کا فیض ہے جو جماعت پہ پاکستان میں تھی اور آج ہم اس کی وجہ سے کشائش میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ کیونکہ یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ نیک اعمال بجالانے کی شرط قائم ہے اور ہر وقت قائم ہے۔

پھر خلافت رابعہ کا دور آیا۔ پھر دشمن نے کوشش کی کسی طرح فتنہ وفساد پیدا کیا جائے لیکن جماعت ایک ہاتھ پر اکٹھی ہوگئی۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے اس خوف کی حالت کو امن میں بدل دیا۔ انتخاب خلافت کے ان حالات کے بعد جو بڑی سختی کے چند دن یا ایک آدھ دن تھے دشمن نے جب وہ سکیم ناکام ہوتی دیکھی تو پھر دو سال بعد ہی خلافت رابعہ میں، 84ء میں، پھر ایک اور خوفناک سکیم بنائی کہ خلیفۃ المسیح کو بالکل عضوِ معطّل کی طرح کرکے رکھ دو۔ وہ کوئی کام نہ کرسکے۔ اور جب وہ کوئی کام نہیں کرسکے گا تو جماعت میں بے چینی پیدا ہوگی اور جب جماعت میں بے چینی پیدا ہوگی تو ظاہر ہے وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوتی چلی جائے گی، اس کا شیرازہ بکھرتا چلا جائے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی تدبیر پر اپنی تدبیر کو کیسے حاوی کیا۔ ان کی ہر تدبیر کو کس طرح الٹا کے مارا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے وہاں سے نکلنے کے ایسے سامان پیدا فرمائے کہ کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ چھپ کے نکلے۔ کھلے طور پر نکلے اور سب کے سامنے نکلے اور کراچی سے دن کے وقت یا صبح شروع وقت کی ہی وہ فلائیٹ تھی۔ بہرحال وہاں کوشش بھی کی گئی کہ روکا جائے لیکن وہاں بھی اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی اور وہ نہیں پہچان سکے۔ جماعت میں اس سے بڑی سچائی کی اور کیا دلیل ہوسکتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ سے ہجرت کی ہے تو جو اس وقت سلوک ہوا تھا اس سلوک کی کچھ جھلکیاں ہم نے اس ہجرت کے وقت بھی دیکھیں اور جس سے ہمارے ایمانوں کو مزید تقویت پہنچی ہمارے ایمان مزید مضبوط ہوئے۔ پھر یہاں پہنچ کر بیرونی ممالک میں جماعتوں کو مشنوں کو منظم کرنے کا کام بہت وسعت اختیار کرگیا۔ اور اسی طرح دعوت الی اللہ کا کام بھی بہت وسیع ہوگیا۔ اور پھر لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں جماعت میں داخل ہونا شروع ہوگئے، پھر ایم ٹی اے کا اجراء ہوا، ایک ملک میں تو پلان تھا کہ یہاں خلیفۃ المسیح کی آواز کو روک دیا جائے لیکن ایم ٹی اے نے تمام دنیا میں وہ آواز پہنچادی اور دشمن کی تدبیریں پھر ناکام ہو کر ان پر لوٹ گئیں۔ پہلے تو مسجد اقصیٰ ربوہ میں خلیفۃ المسیح کا خطبہ سنتے تھے اب ہر شہر میں، ہر گاؤں میں، ہر گھر میں یہ آواز پہنچ رہی ہے۔ پھر افریقہ میں خدمت انسانیت کے کام کو اس دور میں بڑی وسعت دی گئی۔ غرض کہ ایک انتہائی ترقی کا دور تھا اور ہر روز جو دن چڑھ رہا تھا وہ ایک نئی ترقی لے کر آرہا تھا۔ دشمن خیال کرتا ہے یا انسان اپنی سوچ سے بعض اوقات سوچتا ہے کہ یہاں انتہاء ہوگئی اور اب اس سے زیادہ ترقی کیا ہوگی۔ لیکن اللہ تعالیٰ ایسے نظارے دکھاتا ہے کہ انسان کی سوچ بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتی۔

(خطبہ جمعہ 21/ مئی 2004ء)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

رپورٹ: عبدالہادی قریشی، نمائندہ روزنامہ الفضل لندن آن لائن (سیرالیون)

احمدیہ مسلم جماعت سیرالیون کا اعزاز

ادارہ الفضل سیرالیون جماعت کو اس اعزاز پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین

حکومتِ سیرالیون کی طرف سے احمدیہ مسلم جماعت کو ملک میں سو سالہ خدمات پر سیرالیون کے سب سے بڑے سول اعزاز سے نوازا گیا۔

27/ اپریل 1961ء کو مغربی افریقہ کے ملک سیرالیون کو برطانیہ کے قبضہ سے آزادی حاصل ہوئی اور یہ ایک مکمل خود مختار ریاست بن گیا۔ چنانچہ ہر سال سیرالیون میں 27/ اپریل کو یوم آزادی کے طور پر منایا جاتاہے اور سرکاری، نیم سرکاری اور نجی طور پر ملک بھر میں جشنِ آزادی کی تقریبات کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

جشن آزادی کی وفاقی تقریبات کے انعقاد کے ساتھ حکومتِ سیرالیون اس دن ملک و قوم کی خاطر نمایاں خدمات سرانجام دینے والے افراد، محکموں، تنظیموں اور جماعتوں کو اعزازات سے نوازتی ہے۔

یہ سال سیرالیون کی آزادی کا 60 واں سال ہے اور اسی سال جماعتِ احمدیہ کو سیرالیون میں 100/ سال مکمل ہوئے ہیں۔ حکومت سیرالیون اور صدر مملکت عزت مآب ریٹائرڈ بریگیڈئر جولیئس مادا بیئو (H.E. Rtd.Brg.Julius Maada Bio) نے جماعت کی سو سالہ خدمات کے اعتراف میں اس سال نوازے گئے اعزازات میں احمدیہ مسلم جماعت سیرالیون کو ملک کے سب سے بڑے سول اعزاز Commander of the Order of the Rokel سے نوازا۔ 27/ اپریل 2021ء کو ایوان صدر میں ہونے والی اس تقریب میں امیر و مشنری انچارج سیرالیون مولانا سعید الرحمٰن صاحب نے احمدیہ مسلم جماعت سیرالیون کی طرف سے یہ اعزاز وصول کیا۔

سیرالیون میں جماعت کی خدمات کا مختصر تذکرہ پیشِ خدمت ہے۔

جماعت احمدیہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے 1938 میں ملک کے پہلے مسلم پرائمری سکول اور 1960 میں پہلے مسلم سیکنڈری سکول کا اجراء

کیا جس کے نتیجہ میں ملک کے مسلمانوں کو رائج الوقت تعلیم کے حصول میں آسانی ہوئی۔ اور اب تک جماعت احمدیہ سیرالیون میں 300 سے زائد سکولوں کا قیام کر چکی ہے اور کسی بھی ایک مسلمان تنظیم کی طرف سے یہ ملک بھر میں سکولوں کی سب سے بڑی تعداد ہے۔ اس کے علاوہ ایک لمبے عرصہ سے جماعتی ہسپتال اور کلینک ملک میں ضرورت مند مریضوں کو معیاری اور سستے علاج کی سہولت مہیا کر رہے ہیں۔ خدمتِ خلق کے میدان میں جماعت نے ملک کے دور دراز پسماندہ علاقوں میں کنویں کھدوائے ہیں اور نلکے لگائے ہیں جس سے صاف ستھرا پانی لوگوں کو آسانی مل رہا ہے۔ خانہ جنگی، مٹی کے تودے گرنے، سیلابوں، ایبولا اور اب کرونا وائرس کی وبا میں جماعت احمدیہ ضرورت مند اور مستحق لوگوں کی خوراک، کپڑوں، ادویات اور رہائش میں مدد کر رہی ہے۔ اس میں ایبولا میں یتیم ہونے والے پچاس بچوں کی مکمل ذمہ داری بھی شامل ہے۔

ملک بھر میں جماعت کی 1400/ سے زائد مساجد لوگوں کو خدائے واحد کی عبادت کے ساتھ ساتھ علمی، عملی اور روحانی تربیت میں مصروف ہیں اور ملک میں مذہبی رواداری اور امن کے قیام میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔

احمدیہ جماعت کے تین ریڈیو ملک بھر میں لوگوں کی روحانی، عملی، اخلاقی تعلیم و تربیت میں ہمہ وقت مصروف ہیں۔

جماعت احمدیہ کی ملکی ترقی میں کاوشوں کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتاہے کہ 2005ء سے اب تک ہونے والے جلسہ سالانہ میں ملک کے تین صدور اپنے دورِ صدارت میں باقاعدہ شرکت کرتے رہے ہیں۔ اور اس کے علاوہ نائب صدور، سابقہ نائب صدور، وزراء، سفارت کار، پیراماؤنٹ چیفس اور ملک کے اعلیٰ سطح کے عہدے دار جماعتی تقریبات میں شامل ہونے کو اپنے لئے باعثِ افتخار سمجھتے ہیں۔ 2019ء کے جلسہ سالانہ میں جماعتی خدمات کے اعتراف میں صدرِ مملکت عزت مآب ریٹائرڈ

GOVERNMENT OF SIERRA LEONE

I, JULIUS MAADA BIO, President of the Republic of Sierra Leone, Supreme Head of State, Grand Commander of the Order of the Republic, Commander in Chief of the Armed Forces and the Fountain of Honour, to our trusty Compatriot Ahmadiyya Muslim Jamaat - Sierra Leone.

Greeting

WHEREAS I have thought fit to nominate and appoint you to be a Commander of the Order of the Rokel.

I DO by these presents grant unto you the Dignity of a Commander of the said Order and hereby authorize you to have, hold and enjoy the said Dignity and Rank of Commander of the aforesaid Order together with all and singular the privileges thereunto belonging or appertaining.

GIVEN at State House under my Sign Manual and the Public Seal of the Republic of Sierra Leone this Twenty Seventh day of April in the year of our Lord Two Thousand and Twenty-One.

H.E. President Julius Maada Bio, G.C.R.S.L.

Grant of the Dignity of a Commander of the Order of the Rokel to Ahmadiyya Muslim Jamaat - Sierra Leone.

بریگیڈئر جولئس مادا بییئو نے اپنی تقریر میں امیر جماعت سیرالیون مولانا سعید الرحمٰن صاحب کو ملک میں انسانی بہبود و ترقی کا اعزازی سفیر قرار دیا تھا۔ اسی طرح 2020ء کے جلسہ سالانہ سیرالیون میں نائب صدر مملکت سیرالیون نے جلسہ سالانہ سیرالیون میں اپنی تقریر کے دوران جماعت احمدیہ کی تعلیمی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے امیر جماعت احمدیہ مولانا سعید الرحمٰن صاحب کو وزیرِ تعلیم قرار دیا اور بار ہا اس بیان کو دہرایا۔

اس سے قبل بھی 2014ء میں اس وقت کی حکومت نے احمدیہ جماعت کو ملک میں جماعتی خدمات کے اعتراف میں صدارتی گولڈ میڈل، نیشنل ایوارڈ سے نوازا تھا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اعزاز کو جماعت کے لئے مبارک کرے اور ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلاتے ہوئی اپنی ذمہ داریاں احسن طور پر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

26 مئی 2021ء

	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	04:13	18:57
مدینہ منورہ	04:05	19:04
قادیان	03:49	19:26
ربوہ	03:30	19:05
اسلام آباد ٹلفورڈ	03:29	21:02